بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَعَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ - چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۴ تبلیغ ۱۳۴۷ ہش | ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ | ۱۴ فروری ۱۹۶۸ء | نمبر ۳۲

سیدنا امیر المومنین نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ہدایت فرمائی کہ الفضل کو ہر احمدی کے گھر تک پہنچانے کی کوشش کریں

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں بار بار یہی کہتا ہوں کہ تمہارا اسوۂ حسنہ وہی ہو جو صحابہؓ کا تھا

اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو کہ تمہارے اعمال اور افعال میں اخلاص ہو

"اللہ تعالےٰ کا کوئی نفسی یا آفاقی شریک نہ ٹھہراؤ اور اعمالِ صالحہ بجالاؤ۔ مال سے محبت نہ کرو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ یعنی تم بِرّ تک نہیں پہنچ سکتے جب تک وہ مال خرچ نہ کرو جس کو تم عزیز رکھتے ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو اپنا اسوہ بناؤ اور دیکھو کہ وہ زمانہ تھا جب صحابہؓ نے نہ اپنی جان کو عزیز سمجھا نہ اولاد اور بیویوں کو بلکہ ہر ایک ان میں سے اس بات کا حریص تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں شہید ہو جاؤں۔ تم حلفاً بیان کرو کیا تمہارے اندر یہ بات ہے؟ جب ذرا سا بھی ابتلا آجائے تو گھبرا جاتے ہیں اور خدا تعالےٰ ہی کی شکایت کرنے لگتے ہیں۔ ایسے لوگ اللہ تعالےٰ کے نزدیک کبھی مسلمان نہیں کہلا سکتے۔

مَیں بار بار یہی کہتا ہوں کہ تمہارا اسوۂ حسنہ وہی ہو جو صحابہؓ کا تھا۔ میرا کام تو صرف کہہ دینا ہے۔ توفیق کا عطا کرنا اللہ تعالےٰ کے فضل کی بات ہے۔ اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو کہ تمہارے اعمال اور افعال میں اخلاص ہو۔ ریاکاری اور بناوٹ نہ ہو کیونکہ تم جانتے ہو اگر کوئی شخص سونے کی بجائے پیتل لے کر بازار میں جاوے تو وہ فوراً پکڑا جائے گا اور آخر اسے جیل میں جا کر اپنی جعلسازی کی سزا بھگتنی پڑیگی۔ پس اسی طرح پر خدا تعالےٰ کے حضور دھوکہ نہیں چل سکتا۔ انسان کو دھوکہ لگ سکتا ہے مگر وہاں نہیں ہو سکتا جو چاہتا ہے کہ وہ خدا کا اور خدا اس کا ہو جائے اسے چاہیئے کہ وہ خدا تعالےٰ کی راہ میں ننگا ہو جاوے۔

یہ مت سمجھو کہ مَیں تمہیں اس امر سے منع کرتا ہوں کہ تم تجارت نہ کرو یا زراعت اور نوکری یا دوسرے ذرائع معاش سے تمہیں روکتا ہوں۔ ہرگز نہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے ؎ دل بایار و دست با کار۔ تمہارا اسوہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ کوئی تجارت اور بیع و شریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا ہزاروں لاکھوں کی تجارت میں بھی وہ خدا تعالےٰ سے ایک لحظہ کے لئے جدا نہیں ہوتے۔ اس لئے تمہارا فخر اور دستاویز ایسے اعمال ہونے چاہئیں جو حقیقی ایمان کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۴ تا ۱۲۶)

اخبار احمدیہ

۹۱۵

— ربوہ ۱۳ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق باہر سے آمدہ ۱۲ فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

— ربوہ ۱۳ فروری۔ محترم حافظ محمد رمضان صاحب بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اور حالت تاحال تشویشناک ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

— کوئٹہ (بذریعہ ڈاک) حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کوئٹہ میں زیر علاج ہیں۔ کمزوری اور بے چینی تاحال بہت ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ضرورت اساتذہ

غانا مغربی افریقہ میں حساب اور فزکس کے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ جو دوست غانا میں ملازمت کے خواہشمند ہوں اور ایم اے (حساب) یا ایم ایس سی (فزکس) کم از کم سیکنڈ ڈویژن میں پاس کی ہو۔ اپنی درخواستیں مکرم جناب وکیل التبشیر صاحب کو بھجوا دیں۔ درخواست کے ساتھ ایم اے / ایم ایس سی کی ڈگری کی فوٹو سٹیٹ کاپی بھی ارسال کریں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں جلسے

۱۸ فروری بروز اتوار منعقد کئے جائیں

جماعت ہائے احمدیہ پیشگوئی دربارہ حضرت المصلح الموعودؓ کی یاد تازہ رکھنے کے لئے ۲۰ فروری کو جلسے کیا کرتی ہے۔ امسال ۲۰ فروری کو منگل کا دن ہے۔ اور احباب جماعت کو اتوار کے دن جلسے کرنے میں سہولت ہوگی اندریں صورت نظارت ہذا کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۸ فروری بروز اتوار پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی یاد میں جلسے کئے جائیں۔ امراء اور صدر صاحبان نوٹ فرمالیں اور تیاری شروع کر دیں۔ اس اہم پیشگوئی کے شایانِ شان جلسے کئے جاویں۔ اور نظارت اصلاح و ارشاد کو رپورٹ بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۶۸ء

پوپ کی طرف سے "یوم امن" منانے کا پیغام

(۲)

اس کے خلاف اسلام کا خدا رب العالمین ہے۔ اسلام کی کتاب ذکرٌ للعالمین اور اسلام کا رسول رحمۃ للعالمین ہے۔ چنانچہ جہاں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش اور عربوں کی اصلاح کی طرف توجہ فرمائی وہاں انہوں نے رومی ہرقل اور ایرانی کسریٰ کو بھی صراط مستقیم کی طرف دعوت دی۔ اور ہر قوم کے سرداروں کو خطوط ارسال کئے جو آج بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ پھر آپ نے نہ صرف بنی اسرائیل کو بلکہ عیسائیوں کو بھی تعاون علی البر کی دعوت دی اور کہا کہ آؤ جن باتوں پر ہم یکساں ایمان رکھتے ہیں۔ ان پر جمع ہو جائیں اور دنیا کی اصلاح کریں۔ آپ نے یہ دعوت عام اللہ تعالےٰ کے ارشادات کے مطابق دی جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

قُلْ يَاَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ (آل عمران ۶۵)

تو کہہ (کہ) اے اہل کتاب (کم سے کم) ایک ایسی بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان برابر ہے (اور وہ یہ ہے) کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ ہم اللہ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو رب بنایا کریں۔ پھر اگر وہ پھر جائیں تو ان سے کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم (خدا کے) فرمانبردار ہیں)

ہمیں افسوس ہے کہ جن مولوی صاحب نے پوپ اعظم کے پیغام کا جواب لکھا ہے انہوں نے اسلامی تعلیمات کے اس پہلو کو پیش کرنے کی بجائے شکوہ و شکایات کا باب کھول دیا ہے۔ جو موجودہ حالات میں بالکل غیر مؤثر ہے۔ پوپ کا پیغام عالمی سطح پر ہے اور اس میں خطاب نہ تو عیسائی دنیا کی طرف ہے اور نہ اسلامی دنیا کی طرف۔ وہ چاہتے ہیں کہ موجودہ بدامنی کے جو عوامل ہیں وہ دور کئے جائیں۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ بدامنی لامذہبوں کی طرف سے پھیلی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ تمام مذہبی جماعتوں کو اس کے علاج کے لئے یوم امن کا پیغام دیتے ہیں۔ ان کے پیغام کا جواب اگر ضروری تھا تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ مسلمانوں کو تو پہلے ہی اللہ تعالےٰ کی ہدایت یہ ہے کہ امن کے قیام کے لئے دوسری مذہبی جماعتوں کو تعاون علی البر کی دعوت دو۔ یہ ایسا موقعہ تھا کہ مسلمان علماء اسلام کی تعلیمات پوپ کے گوش گزار کر سکتے تھے اور مسیحی اور غیر مسیحی دنیا اور باقی دنیا کے سامنے اسلام کی حقانیت اور امن پسندی کے اصول رکھ سکتے تھے اور ہو سکتا تو خود "یوم امن" منانے کا انتظام کرنے کے لئے آگے آتے۔ جو عین اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے مطابق ہوتا مگر محض عیسائیوں کے رویہ کے شکوہ شکایت کا باب کھولنے سے تو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا ان کے جواب میں پوپ بھی مسلمانوں کی شکایات پیش کر سکتا ہے۔ خاصکر وہ ان غلط مسائل کی آڑ لے سکتا ہے۔ جو خود ان مولوی صاحب کے پسندیدہ ہیں۔ مثلاً وہ کہہ سکتا ہے۔ کہ آپ خود کہتے ہیں کہ اسلامی پارٹی مشرقین اور دو عظمین کی جماعت نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔ اگر یہ اسلامی اصول ہے تو باقی مذہبی جماعتیں مسلمانوں سے امن کے قیام کے لئے کس طرح تعاون کر سکتی ہیں۔ پہلے اپنی آنکھ کا شہتیر نکالو۔ پھر دوسروں کی آنکھ سے تنکا نکالنے کی کوشش کرو۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ وقت۔ تو ایسا ہے کہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے واقعی کوئی ٹھوس قدم اٹھانا چاہیئے اور اگر غیر اسلامی دنیا سے آواز بلند ہو تو سب سے پہلے مسلمانوں کو لبیک کہنا چاہیئے اور میدان میں سب سے پہلے اتر مصروف عمل ہو جانا چاہیئے۔ جماعت احمدیہ کو خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ توفیق عطا ہوئی ہے کہ اس نے اس بارے میں بھی پوپ اعظم کے پیغام سے بھی بیسیوں سال پہلے عملی قدم اٹھایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے سیرت النبی کے جلسوں میں غیر مذاہب کے لوگوں کو تقریروں کی دعوت دیکر اور پھر یوم پیشوایان مذاہب کے جلسوں کی بنیاد رکھ کر سارے دنیا کے سامنے اسلامی تعلیمات کا عملی نمونہ پیش کیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یہ جلسے تمام ملکوں میں نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد کر رہی ہے۔ اور اس میں یہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔ کہ دوسرے مذاہب والے بھی اب ایسے جلسے کرنے لگے ہیں اور امید ہے کہ یہ سلسلہ انشاء اللہ پھیلتا چلا جائے گا۔ اور ایک دن ایسا ضرور آئے گا۔ کہ تمام دنیا اسلام کی صلح پسندی اور امن جوئی کی قائل ہو جائیگی۔

پوپ اعظم کا پیغام تو ایک طرف مسلمانوں کا خاصکر جماعت احمدیہ کا یہ فرض ہے کہ وہ سال میں ہر روز کسی نہ کسی جگہ یوم امن منائے۔ یہ اسلام کا خاصہ ہے۔ اسلام کا بنیادی اصول ہے۔ اسلام کی تعلیمات کا مقصود ہے۔ کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ اسلام کی تمام تعلیمات ایک ایک مقصد کے محور کے گرد گھومتی ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ دنیا اس طرف بڑھ رہی ہے اور ایک دن جلد یا بدیر ایسا آنے والا ہے۔ جب یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائیگی۔ البتہ ہماری جدوجہد اس کو قریب تر لا سکتی ہے۔

قطعہ

ناصرِ دینِ محمدؐ مصطفےٰ ہیں آپ ہی
مومنینِ باخدا کے رہنما ہیں آپ ہی
ہر طرف طوفان ہے خطرے میں ہر انسان ہے
نوح کی کشتی کے لیکن ناخدا ہیں آپ ہی

تنویر

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۶۸ء بروز منگل صبح ۹ بجے ایوانِ محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ سائنس کے ساتھ میٹرک اور بغیر سائنس کے میٹرک پاس لڑکوں کی بہت ضرورت ہے۔ ایسے لڑکوں کے لئے ٹیکنیکل ٹریڈ کی کافی آسامیاں خالی ہیں۔ تنخواہ معقول ہے اور مزید ترقی کے مواقع ہیں۔ نیوی کی بھی بھرتی ہوگی۔

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ چھپے ہوئے فارم پر ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

(ناظر امور عامہ)

روحانی نہر

-- الفضل دوسرے عام اخباروں کی طرح محض ایک روزانہ پرچہ نہیں بلکہ ایک روحانی نہر ہے جس سے احمدیت کی کھیتی سیراب ہو رہی ہے اور لوگ اس سے تسکین پا رہے ہیں۔

-- آپ بھی اس سے اپنے ایمان کی کھیتی کو سیراب کرنے کا سامان کیجئے

(منیجر الفضل ربوہ)

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب بر موقع جلسہ سالانہ

(۵)

ایک اور فیصلہ کن معیار

پھر قرآن کریم نے کسی مدعی رسالت اور مامور من اللہ کی صداقت معلوم کرنے کے لئے ایک اور فیصلہ کن معیار پیش کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے :-

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ
الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا
مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ
لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ
فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ
عَنْهُ حَاجِزِينَ ۝

(سورۃ الحاقۃ)

کہ "اگر یہ رسول بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کرتا تو ہم اس کو داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی شاہ رگ کاٹ دیتے اور پھر تم میں سے کوئی اس کو بچا نہ سکتا۔"

اس آیت میں منکرین کے سامنے ایک نہایت زبردست اور فیصلہ کن معیار پیش کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ اگر یہ مدعی سچا نہ ہوتا بلکہ مفتری ہوتا جیسا کہ تمہارا دعوےٰ ہے تو ہم اسے پکڑ لیتے اور قتل کروا دیتے اور اتنی مہلت نہ دیتے۔

لیکن اس کا اتنی مہلت پانا اور قتل سے بچ رہنا اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ یہ مدعی مفتری اور جھوٹا نہیں بلکہ راستباز اور اپنے دعوےٰ میں صادق ہے۔

علمائے اسلام ہمیشہ اس آیت سے یہ استدلال کرتے چلے آئے ہیں کہ جھوٹا الہام بنانا اور خدا کی طرف ایسی بات منسوب کرنا جو خدا نے اس سے نہ کہی ہو ایسی جعلسازی ہے جسے اللہ تعالےٰ معاف نہیں کرتا۔ اور اگر کوئی ایسا شخص دنیا میں پایا جائے جو الہام کا دعوےٰ کرتا ہو اور اپنے اس دعوےٰ میں جھوٹا ہو تو دعویٰ الہام کے بعد حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح تئیس سال کی مہلت نہیں پا سکتا۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب نے فرمایا ہے :-

"اگر یہ بات صحیح ہے کہ کوئی شخص نبی یا رسول اور مامور من اللہ ہونے کا دعوےٰ کر کے اور کھلے کھلے طور پر خدا کے نام پر کلمات لوگوں کو سنا کر پھر باوجود مفتری ہونے کے تیئیس برس تک جو زمانۂ وحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہے زندہ رہا ہے تو میں ایسی نظیر پیش کرنے والے کو بعد اسکے جو مجھے میرے ثبوت کے موافق یا قرآن کے ثبوت کے موافق ثبوت دیدے پانچ سو روپے نقد دوں گا۔ پندرہ روز تک ان کو مہلت ہے کہ دنیا میں تلاش کر کے ایسی نظیر پیش کریں۔"

(اربعین ۳ صفحہ ۱۸)

مگر آج تک کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ وہ حضرت مرزا صاحب کے اس چیلنج کے جواب میں کوئی ایسی نظیر پیش کر سکتا کہ جھوٹے مدعی الہام کو ۲۳ برس تک مہلت ملی ہو۔ علماء اہل سنت والجماعت کے عقائد کی مشہور کتاب شرح نسفی میں لکھا ہے :-

"فَإِنَّ الْعَقْلَ يَجْزِمُ
بِامْتِنَاعِ اجْتِمَاعِ
هٰذِهِ الْأُمُورِ فِي
غَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْ
يَجْمَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى
هٰذِهِ الْكَمَالَاتِ
فِي حَقِّ مَنْ يَعْلَمُ
أَنَّهُ يَفْتَرِي عَلَيْهِ
ثُمَّ يُمْهِلُهُ ثَلَاثًا
وَعِشْرِينَ سَنَةً۔"

(شرح عقائد نسفی۔ مطبوعہ مطبع مجتبائی صفحہ ۱۰۱)

کہ عقل اس بات کو ناممکن قرار دیتی ہے کہ یہ امور ایک غیر نبی میں جمع ہو جائیں اور وہ خدا تعالےٰ پر افترا کرتا ہو اور پھر اس کو تیئیس سال کی مہلت مل جائے۔

حضرت امام ابن القیم ایک عیسائی مناظر کے سامنے بطور دلیل صداقت لکھتے ہیں :-

"وَهُوَ مُسْتَمِرٌّ
فِي الْافْتِرَاءِ عَلَيْهِ
ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ
سَنَةً وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ
يُؤَيِّدُهُ۔"

(زاد المعاد جلد ۱ صفحہ ۵۰)

کہ "یہ کس طرح ممکن ہے کہ جسے تم مفتری قرار دیتے ہو وہ مسلسل تیئیس برس تک اللہ تعالےٰ پر افترا کرتا رہے اور اللہ تعالےٰ باایں ہمہ اس کو ہلاک کرنے کی بجائے اس کی تائید کرے۔"

گویا حضرت امام ابن القیم رح کے نزدیک تیئیس برس تک مہلت پانا دلیل صداقت ہے۔ یعنی جو مدعی وحی و الہام اتنا عرصہ مہلت پائے وہ یقیناً سچا ہے۔

اسی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں :-

(۱) "نظام عالم میں جہاں اور قوانین خداوندی ہیں۔ یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ جلد سے مارا جاتا ہے۔"

(مقدمہ تفسیر ثنائی صفحہ ۱۷)

پھر مولوی صاحب موصوف نے لکھا :-

(۲) "دعویٰ نبوت کا ذب مثل زہر کے ہے جو کوئی زہر کھائے گا ہلاک ہوگا۔"

(مقدمہ تفسیر ثنائی صفحہ ۱۷ حاشیہ)

نیز لکھا :-

(۳) "واقعات گذشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت پہنچتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں باوجود غیر متناہی مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہیں بتلا سکتے۔۔۔

۔۔۔ مسیلمہ کذاب اور عبید اللہ عنسی نے۔۔۔۔ دعوے نبوت کئے اور کیسے کیسے خدا پر جھوٹ باندھے لیکن آخر کار خدا کے زبردست قانون کے نیچے آ کر کچلے گئے اور کس ذلت اور رسوائی سے مارے گئے کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوتا تھا۔ حالانکہ تھوڑے دنوں میں بہت کچھ ترقی کر چکے تھے مگر تا بکے۔"

(مقدمہ تفسیر ثنائی صفحہ ۱۷)

صاحب "تفسیر روح البیان" نے خوب لکھا ہے :-

"لَعَاقَبَهُ اللّٰهُ وَهُوَ
أَكْرَمُ النَّاسِ عَلَيْهِ
فَمَا ظَنُّكَ بِغَيْرِهِ۔"

کہ جب خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر میں یہ سزا بتائی حالانکہ آپ بارگاہ ایزدی میں سب سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر دوسرا کوئی مفتری کیونکر سزا سے بچ سکتا ہے۔"

(جلد ۴ صفحہ ۲۶۲)

علماء اسلام کے ان واضح بیانات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آیت وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا کا مطلب لغت، حقائق اہل سنت اور واقعات کی رو سے یہی ہے کہ مفتری کو ۲۳ سال کی مہلت نہیں مل سکتی۔ اور آج تک کسی کاذب مدعی الہام کو نہیں ملی اور نہ تا قیامت مل سکے گی۔ یہ ایک اٹل قانون ہے۔

حضرت مرزا صاحب نے اپنے الہامات ۱۸۶۴ء سے دنیا کے سامنے پیش کرنا شروع کئے۔ براہین احمدیہ ۱۸۸۰ء میں شائع فرمائی۔ اس میں پھر اپنے الہامات کا ذکر کیا اور ۱۹۰۸ء میں آپ کی وفات ہوئی۔ اگر آپ کی بعثت کا زمانہ ۱۸۸۰ء بھی تسلیم کیا جائے۔ اگرچہ الہامات کا سلسلہ اس سے بھی پہلے کا ہے تو بھی ۱۹۰۸ء تک ۲۸ سال کا عرصہ بنتا ہے اور قرآنی معیار صداقت جو ایک فیصلہ کن معیار ہے۔ واضح طور پر یہ بتلا رہا ہے کہ جھوٹا اور مفتری اور خدا کی طرف ایسی بات منسوب کرنے والا جو اس نے نہ کہی ہو ایسا جعلساز ۲۳ برس تک کی مہلت نہیں پا سکتا۔ مگر حضرت مرزا صاحب کو تو ۲۸ برس سے بھی زائد عرصہ ملا۔ آپ دشمنوں کے نرغہ میں گھرے ہوئے تھے۔ آپ کے قتل کی سازش کی گئی۔ مقدمات میں آپ کو پھنسانے اور سزائیں دلوانے کے لئے منصوبے بنائے گئے مگر آپ کو خدا تعالےٰ نے ہر سازش سے بچایا اور ہر شر سے محفوظ رکھا۔ اور ترقی اور کامیابی سے اللہ تعالےٰ نے آپ کو نوازا۔ ہر نیا دن آپ کے لئے فتوحات کی بشارات لے کر آیا۔

آپ عورفرما ہیں۔ خدا کا قانون مفتری کی جلد ہلاکت کا اعلان کرتا ہے۔ امتِ مسلمہ اس قانون کو عقائد میں داخل کرتی ہے۔ واقعات اس کی تصدیق کرتے ہیں لیکن جب اس قانون سے حضرت مرزا صاحبؑ کی صداقت ثابت ہو جاتی ہے تو تاریکی کے فرزند انکار کر دیتے ہیں۔ یہ کس قدر عجیب بات ہے کہ دنیا اس زمانہ کے مامور اور خدا کے فرستادہ مسیح موعود حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تحرفاً باللہ دجّال اور کذّاب قرار دیتی ہے لیکن خدا اپنے وعدہ کے مطابق جو وہ قرآن کریم میں کر چکا ہے اس کو ہلاک اور برباد نہیں کرتا بلکہ اُسے اپنے دعوے کے بعد ۲۳ برس سے بھی زائد بابرکت زندگی سے نوازتا ہے اور کامیابی پر کامیابی عطا فرماتا اور خوب سرسبز کرتا ہے۔ کیا کسی جھوٹے کے ساتھ خدا کا ایسا سلوک نظر آتا ہے؟ اکنافِ عالم میں تلاش کرو۔ تاریخ عالم کے صفحات کی چھان بین کرو۔ ایک مثال بھی ایسی نہ ملے گی کہ جھوٹا بھی ہو اور اُسے سرسبزی بھی حاصل ہو۔

بارگاہِ الٰہی میں حضورؑ کی دعا

پھر اس سے عجیب تر یہ کہ دنیا کی ایذا رسانیوں۔ گالی گلوچ۔ مخالفانہ فتووں کی بھرمار اور شدید مخالفت کو دیکھ کر وہ خود بارگاہِ الٰہی میں آہ و زاری سے پکارتا اور عاجزانہ دعا کرتا ہے:۔

اے قدیر و خالقِ ارض و سما
اے رحیم و مہربان و رہنما
اے کہ میداری تو بر دلہا نظر
اے کہ از تو نیست چیزے مستتر
گر تو مے بینی مرا پر فسق و شر
گر تو دیدا ستی کہ ہستم بدگہر
پارہ پارہ کن منِ بدکار را
شاد کن ایں زمرۂ اغیار را
بر دلِ شاں ابرِ رحمت ہا ببار
ہر مرادِ شاں بفضلِ خود برار
آتش افشاں بر در و دیوارِ من
دشمنم باش و تباہ کن کارِ من
ور مرا از بندگانت یافتی
قبلۂ من آستانت یافتی
در دلِ من آں محبت دیدۂ
کز جہاں آں راز را پوشیدۂ
یا من از روئے محبت کار کن
اندکے افشاءِ آں اسرار کن
(حقیقۃ المہدی صدا)

ترجمہ:۔ اے قادر اور آسمان و زمین کے خالق۔ اے رحیم و مہربان اور رہنمائی کرنے والے خدا۔ اے وہ ذات جو دلوں پر نظر رکھتی ہے۔ اے وہ ذات جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ اگر تو دیکھتا ہے کہ مَیں فسق و شرارت سے پُر ہوں۔ اگر تیری نظر میں مَیں ایک بدگہر انسان ہوں تو تُو مجھ بدکار کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور ان دشمنوں کے گروہ کو خوش کر دے۔ اُن کے دلوں پر رحمت کا بادل برسا اور اپنے فضل سے اُنکی سب مرادیں پوری کر دے اور میرے گھر بار پر آگ برسا دے۔ میرا دشمن ہو جا اور میرے کاروبار کو تباہ کر دے لیکن اے خدا اگر تُو جانتا ہے کہ مَیں تیرے مخلص بندوں میں سے ہوں اور میرا قبلہ تیرا آستانہ ہے اور تُو میرے دل میں اپنی اس محبت کو موجزن پاتا ہے جو باقی جہان سے مخفی ہے تو پھر تُو میرے ساتھ از روئے محبت سلوک فرما اور اپنے ان رازوں کو قدرے ظاہر فرما۔

بھائیو! اور عزیزو! اس دردمندانہ دعا اور رقت و سوز سے بھرپور صدا کو آپ نے سُنا مگر خدا تعالےٰ نے آپؑ کو پکڑا نہیں بلکہ آپؑ کو اپنی بے انتہا نصرت اور تائید سے نوازا۔ قرآن مجید جو آخری اور دائمی شریعت کی پاک کتاب ہے اس کا تو یہی فیصلہ ہے۔

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا
بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ
(الجمعہ ۵)

خدا تعالےٰ سے مودّۃ و محبت اور قرب و ولایت کا جھوٹا دعوےٰ کرنے والے کبھی اس قسم کی موت کی تمنّا اور خواہش نہیں کر سکتے۔ کیا اس دردانگیز دعا کو سُنکر کوئی شخص جس کے جسم میں دل اور دل میں ذرّہ بھر بھی ایمان ہو یہ کہہ سکتا ہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ صادق اور راستباز نہ تھے۔

پھر یکطرفہ دعا تک ہی آپؑ نے اس بات کو محدود نہیں رکھا بلکہ جب علماء و مشائخ نے آپؑ کے خلاف فتاویٰ تکفیر دئے اور تقریر و تحریر کے ذریعہ آپؑ کے خلاف ملک میں اشتعال کی آگ بھڑکائی۔ تو حضرت مرزا صاحبؑ نے خدا تعالےٰ کے حکم سے مختلف مشہور علماء و صوفیاء اور سجادہ نشینوں کو اپنی مشہور کتاب انجام آتھم میں مباہلہ کی دعوت دی۔ اس دعوتِ مباہلہ میں حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنے لئے یہ بددعا تجویز فرمائی:۔

"کہ اگر میرے وہ الہامات جو مجھے خداوند کی طرف سے ہوئے ہیں ان کو مَیں نے اپنی طرف سے بنا لیا ہے۔ یا اگر یہ شیطانی وساوس ہیں اور تیرے (خدا کے) نہیں۔ تو آج کی تاریخ سے ایک سال گزرنے سے پہلے مجھے وفات دے یا کسی ایسے عذاب میں مبتلا کر جو موت سے بدتر ہو اور اس سے رہائی عطا نہ کر جب تک کہ موت آجائے تا میری ذلّت ظاہر ہو۔"

ایسا ہی آپؑ نے اس دعوتِ مباہلہ میں تحریر فرمایا کہ فریقِ ثانی کی جماعت بھی جنابِ الٰہی میں یہ دعا کرے:۔

"ہم اس شخص کو جس کا نام غلام احمد ہے درحقیقت کذّاب۔ مفتری اور کافر جانتے ہیں۔ پس اگر یہ شخص درحقیقت کذّاب اور مفتری اور بے دین ہے اور اسکے یہ الہام تیری طرف سے نہیں بلکہ اپنا ہی افتراء ہے۔ تو اس امتِ مرحومہ پر یہ احسان کر کہ اس مفتری کو ایک سال کے اندر ہلاک کر دے تا لوگ اس کے فتنہ سے امن میں آجائیں۔ اور اگر یہ مفتری نہیں اور تیری طرف سے ہے اور یہ تمام الہام تیرے ہی مُنہ کی پاک باتیں ہیں تو ہم پر جو اس کو کافر اور کذّاب جانتے ہیں دکھ اور ذلّت سے بھرا ہوا عذاب ایک برس کے اندر نازل کر اور کسی کو اندھا کر دے اور کسی کو مجذوم اور کسی کو مفلوج اور کسی کو مجنون اور کسی کو مصروع اور کسی کو سانپ یا سگِ دیوانہ کا شکار بنا اور کسی کے مال پر آفت نازل کر اور کسی کی جان اور کسی کی عزت پر اور جب یہ دعا فریقِ ثانی کر چکے تو دونوں فریق کہیں کہ آمین۔"

(اشتہار دعوت مباہلہ از انجام آتھم)

پھر آخر میں آپؑ نے پُرزور الفاظ میں اتمامِ حجت کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان! کہ خدا کی لعنت اُس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو اور نہ تکفیر و توہین کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں سے الگ ہو اور اے مومنو برائے خدا کہو کہ آمین۔"

(انجام آتھم صر ۶۷)

یہ دعوتِ مباہلہ حضرت مرزا صاحبؑ کی طرف سے اٹھاون علماء اور اڑتالیس صوفیاء کو بذریعہ رجسٹری ارسال کی گئی۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کسی ایک کو بھی مقابلہ پر آنے اور اس قسم کی دعا کرنے کی جرأت نہ ہوئی البتہ نیک دل بزرگ صوفیاء اور خدا ترس سجادہ نشینوں نے آپؑ کی دل و جان سے تصدیق کی اور اس رجسٹری اشتہار کے ملتے ہی آپؑ کی خدمت میں عقیدت کا اظہار کیا۔ ان میں سے حضرت پیر صاحب العلم سندھ آپؑ کے مصدق ہوئے اور حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچڑاں نے جو نواب صاحب بہاولپور کے بھی پیر تھے اور جن کے ہزارہا عقیدتمند پنجاب کے مختلف حصّوں میں پائے جاتے تھے۔ حضرت مرزا صاحبؑ کی خدمت میں لکھا کہ مَیں ابتداء سے ہی آپؑ کے نیک حال کا معترف ہوں اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ آپؑ خدا تعالےٰ کے صالح بندوں میں سے ہیں اور آپ کی سعی عند اللہ قابلِ شکر ہے میرے لئے خاتمہ بالخیر کی دعا فرماویں۔"

آپ نے حضرت مرزا صاحبؑ کو اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ تسلیم کرتے ہوئے علیٰ وجہ البصیرت آپؑ کے دعوئ ماموریت کی تصدیق فرمائی۔

الغرض حضرت مرزا صاحبؑ کی یہ دعوتِ مباہلہ جن دردانگیز الفاظ پر مشتمل ہے اور جس سوز سے آپ نے یہ دعا اپنے لئے تجویز کی اور ملک کے مشہور علماء کے لئے تجویز کی کیا کوئی مفتری اور جھوٹا ایسی دعا کی جرأت کر سکتا ہے؟ یہ خالصۃً راستباز۔ صادق اور مامور من اللہ کا ہی کام ہے جس کو خدا تعالیٰ کے انعامات اور برکات کا مورد اور اللہ جلّ شانہٗ کے عظیم اور سچے وعدوں پر یقینِ کامل ہو۔ (باقی)

مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالےٰ ربوہ میں ۵، ۶، ۷ اپریل بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگی۔ جماعتیں اپنی تجاویز بطور ایجنڈا حسب قواعد جلد از جلد ۲۹ فروری ۱۹۶۸ء تک بھجوائیں (پریذیڈنٹ سیکرٹری)

گیمبیا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

زائرین کی آمد۔ لٹریچر کی تقسیم

(مکرم چوہدری محمد شریف صاحب انچارج احمدیہ مشن گیمبیا)

(۲۱)

زائرین احمدیہ مشن

احمدیہ مشن میں زائرین بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے آتے رہے۔ ان کے لئے ہفتہ میں پانچ دن گھنٹے روزانہ وقت مقرر ہے۔ اس عرصہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنے ۲۰۵ بندے ہمارے پاس بھیجے۔ ان زائرین میں علماء بھی شامل تھے وزیر بھی اور دیگر معززین بھی۔ اہل سینگال کا بھی ایک حصہ تھا۔ جن میں سے دو تین اچھے عالم و فاضل اور ایک صاحب ادب عربی کے ڈاکٹر تھے۔ جنہوں نے یہ ڈگری قاہرہ یونیورسٹی سے حاصل کی ہوئی ہے اور بعض کتب کے مؤلف بھی ہیں۔ ان کو اپنی عربی اور فرنچ کتب کا معتد بہ حصہ مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ اسی سلسلہ میں سینگال سے ایک خط بھی ملا۔ کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھی ہیں اور ہم نو اشخاص جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں

تقسیم لٹریچر

دعوت و تبلیغ بذریعہ لٹریچر بھی جاری رہی۔ اس سلسلہ میں تاریخ سلسلہ احمدیہ میں، اور خلافت ثالثہ کے بابرکت و با اقبال عہد کے شروع میں سب سے پہلے بیک وقت ایک لاکھ کی تعداد میں شائع ہونے والی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان کتاب

Leachings of Islam

وکالت تبشیر کی نوازش فرمائی ہوئی تین سو کی تعداد میں وصول ہوئی۔ سب سے پہلے میں نے اپنے دستور کے موافق ہز ایکسیلینسی گورنر صاحب گیمبیا، ورم انچارج سنگھا نے صاحب کی خدمت میں اسکی دو کاپیاں بھیجدیں انہوں نے اسے ملاحظہ فرماتے ہی مجھے ٹیلیفون کیا کہ اس کی مزید دس کاپیاں مجھے . . . . . .

اپنے خاص دوستوں میں تقسیم کرنے کے لئے بھیج دیں الخ . . . میں نے ان کے اس ارشاد کی فوراً تعمیل کر دی اور اس طرح اس کی تقسیم شروع ہوئی۔ اور یہ کتاب جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ یہ قرآن شریف کی ایک جامع تفسیر ہے۔ (تتمہ انجام آتھم) ایک خاص ترتیب کے ساتھ تمام وزراء نے گیمبیا۔ ممبران پارلیمنٹ جسٹسز آف پیس، ایم بی ای، تمام چیف صاحبان گیمبیا فرسٹ کلاس گزیٹڈ آفیسرز۔ ہیڈ ٹیچرز مدارس اور بعض چیدہ چیدہ تاجروں کے ہاتھوں میں یہ کتاب پہنچا دی گئی۔ اور ان میں سے ہر ایک طبقہ سے شکریہ کے خطوط موصول ہوئے۔

اس عرصہ میں پیغام امام ہام

A Message of Peace & A note of warning

بمقام ونڈز مدھ ہال لنڈن بھی ہم نے لنڈن مشن سے (صرف اخراجات ڈاک ادا کر کے) چار ہزار کی تعداد میں طلب کیا۔ جس میں سے پانچ سو کاپی (بقیہ ساڑھے تین ہزار ابھی ڈاک میں ہے) ہمیں مل گیا اور یہ بھی مذکورہ بالا ترتیب سے تمام عمائد گیمبیا، ارباب و ارکان حکومت کے ہاتھوں میں بفضلہ تعالےٰ پہنچا دیا گیا۔ اور اسکے بھی اچھے اثرات خدا تعالےٰ کے فضل سے ظاہر ہوئے ہیں۔

ابھی چند دنوں کی بات ہے۔ کہ کیانگ (وسط گیمبیا) کے چیف صاحب احمدیہ مشن میں اپنے ایک صاحبزادہ کے ساتھ تشریف لائے اور اپنے آنے کا یہ مقصد بیان کیا۔ کہ آپ کی طرف سے بذریعہ ڈاک ٹیچنگز آف اسلام اور پھر اسکے بعد آپ کو آپ کے موجودہ امام اور خلیفہ کا اہل یورپ سے خطاب ملے تھے میں ان کو پڑھ کر بہت خوش ہوا اور میرے حلقہ کے ذی علم اصحاب بھی میں نے مناسب سمجھا۔ کہ بجائے خط کے ذریعہ شکریہ ادا کرنے کے خود حاضر ہو کر آپ کا شکریہ ادا کروں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء میں نے ان کے ازدیاد علم اور معرفت کے لئے ان کی خدمت میں ترجمۃ القرآن انگریزی (نیا ایڈیشن) اور سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اعلی اللہ درجاتہ بالجنۃ مطبوعہ قادیان دارالامان بھی پیش کر دیں۔

جب شروع اکتوبر میں پیغام امام کی ربوہ سے ایک ہی کاپی مجھے وکالت تبشیر کی طرف سے بذریعہ ہوائی ڈاک یہاں پہنچی اور میں نے اسے ہز ایکسیلینسی گورنر جنرل صاحب کی خدمت میں بھیجا اور جلد واپس کرنے کے لئے لکھ دیا۔ تو یہ شاندار لٹریچر انہیں اس قدر پسند آیا کہ انہوں نے مجھے لکھا کہ براہ مہربانی چند دنوں تک مزید یہ لٹریچر میرے پاس رہنے دیں۔ میں اسے اپنے بعض خاص دوستوں کو بھی پڑھانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میں نے انہیں اجازت دے دی۔ فالحمد للہ رب العلمین

۵۷۰ اخبارات و رسائل اور ۲۰۰ کے قریب دیگر کتب مرسلہ وکالت تبشیر بھی طالبان علم و معرفت میں تقسیم کی گئیں اللہ تعالےٰ سب کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔

مراسلات

خط و کتابت کا سلسلہ بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے جاری رہا۔ مذکورہ بالا کتب و رسائل کے علاوہ ۲۱۳ خطوط سپرد ڈاک کئے گئے۔ باہر سے آنے والے خطوط کی تعداد ان سے بھی زیادہ تھی۔ اللھم زد و بارک

عام تقریبات

عام تقریبات میں شمولیت ہوتی رہی ہز ایکسی لینسی کی ایک بھانجی کا نکاح بھی خاکسار نے ان کے ارشاد کے مطابق پڑھا۔ بعض بچوں کے عقیقے ہوئے ان کے والدین کی دعوت کی الخ میں بھی شامل ہوتا رہا۔ اور گورنمنٹ ہاؤس میں منعقدہ سرکاری دعوتوں میں بھی ہز ایکسیلینسی گورنر جنرل صاحب گیمبیا کی طرف سے مدعو ہونے پر شامل ہو کر فائدہ اٹھاتا رہا۔ اکابر قوم و ملت سے تعارف و گفتگو ہوتی رہی۔

رمضان المبارک

۱۴۱

۳ دسمبر سے رمضان المبارک شروع ہوا اور ۳۱ دسمبر ۲۹ روزے پورے ہوئے۔ ان ایام میں احمدیہ مشن میں روزانہ عشاء کے بعد تراویح پڑھاتا رہا۔ غروب آفتاب سے ایک گھنٹہ قبل روزانہ درس القرآن دیتا رہا۔ اور حاضر احباب کی افطاری روزہ کا سامان بھی روزانہ احمدیہ مشن کی طرف سے کیا جاتا رہا۔ فالحمد للہ رب العلمین

اللہ تعالےٰ ہمارے روزوں، نمازوں اور دعاؤں کو قبول فرمائے۔ اور اپنے فضل سے غلبہ اسلام کے دن جلد تر لائے۔ آمین

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

درخواست دعا

میرے ماموں چوہدری محمد لطیف احمد (ورکشاپ سپروائزر کوہ نور لائلپور) ابن چوہدری محمد شفیع صاحب اوجلوی (مرحوم) پیچش کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ ایکسرے سے معلوم ہوا ہے کہ ان کی انتڑیوں میں زخم ہیں۔ جس کے باعث شدید قسم کا درد رہتا ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ حالت تسلی بخش نہیں ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(آفتاب احمد منصور نبیرہ حضرت مولوی محمد دین صاحب ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن بہنوں کو تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے بیس صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۵۹۱	محترمہ بیگم کرنل آئی اے شمیم صاحبہ سیالکوٹ	۳۰۰—۰۰
۵۹۲	محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مخدوم محمد ایوب صاحب مرحوم کھوکھر میانی ضلع سرگودھا	۳۱۰—۰۰
۵۹۳	محترمہ سعادتمند بیگم صاحبہ بنت " " "	۳۰۵—۰۰
۵۹۴	محترمہ مسرت بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم مخدوم السلطان احمد صاحب " "	۳۱۵—۰۰
۵۹۵	محترمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا خلیل احمد صاحب گوجرانوالہ (مزید)	۳۵۰—۰۰
۵۹۶	محترمہ امۃ الحفیظ شوکت صاحبہ اہلیہ چوہدری (منجانب مرحومین) سلطان احمد صاحب کراچی	۳۳۰—۰۰
۵۹۷	محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودھا (مزید)	۳۰۰—۰۰
۵۹۸	محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ	۳۰۰—۰۰
۵۹۹	محترمہ امۃ الحفیظ بیگم میجر مقصود احمد صاحب کراچی	۳۰۰—۰۰
۶۰۰	محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ بیگم میجر عبدالحمید صاحب سابق مبلغ امریکہ دارالصدر غربی ربوہ	۳۰۰—۰۰

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تحریک وقف عارضی میں حصہ لینے والے احباب

(قسط نمبر ۵)

۱۸۰۱ مکرم ڈاکٹر محمد عبد القدیر صاحب ساکن قاضی احمد ضلع نواب شاہ
۱۸۰۲ مکرم عبد الکریم صاحب گوٹھ غلام رسول صاحب ضلع تھرپارکر
۱۸۰۳ مکرم حیدر علی صاحب ظفر سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری ضلع تھرپارکر
۱۸۰۴ مکرم ہارون خان صاحب ڈیرہ بالا نوالہ ضلع سیالکوٹ
۱۸۰۵ مکرم محمد اشرف صاحب چک ۱۸۵ تحصیل و ضلع لائلپور
۱۸۰۶ مکرم قطب الدین صاحب احمدی بالمقابل نوالہ ضلع سیالکوٹ
۱۸۰۷ مکرم بابو عبد الحمید صاحب کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ
۱۸۸۸ مکرم سعید احمد صاحب احمدی بالاکوٹ ضلع ہزارہ
۱۸۸۹ مکرم محمود احمد صاحب ولد نذر محمد اوورسیر تحصیل بھلوال
۱۸۹۰ مکرم ماسٹر حمید اللہ خان صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ
۱۸۹۱ مکرم محمد صادق صاحب کلاس والہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
۱۸۹۲ مکرم صوفی رحمت اللہ صاحب بستی کندھالا سنگھ رحیم یار خان
۱۸۹۳ مکرم محمد اسلام صاحب بستی احمدیہ جھول تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان
۱۸۹۴ مکرم منظور احمد صاحب چک ۷۵ جنوبی ضلع سرگودھا
۱۸۹۵ مکرم مبشر احمد صاحب چک ۷۵ جنوبی ضلع سرگودھا
۱۸۹۶ مکرم شیر محمد صاحب بلال پور ضلع سرگودھا
۱۸۹۷ مکرم حبیب اللہ صاحب بھابھڑی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا
۱۸۹۸ مکرم محمد اسلم صاحب لدھیانوی بھابھڑہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا
۱۸۹۹ مکرم سلطان احمد صاحب بمقام بھابھڑہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا
۱۹۰۰ مکرم محمد رمضان صاحب گولبازار ربوہ ضلع جھنگ
۱۹۰۱ مکرم چوہدری عنایت الرحمٰن صاحب زمیندار انجینئرنگ کمپنی ٹنڈو الہ یار (حیدرآباد)
۱۹۰۲ مکرم بشیر احمد صاحب زاہد قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ
۱۹۰۳ مکرم بشیر احمد صاحب ۹۵ شمالی ضلع سرگودھا۔
۱۹۰۴ مکرم سید بشیر احمد صاحب محلہ مستریاں جہلم شہر
۱۹۰۵ مکرم کیپٹن ایاز خان صاحب ایڈووکیٹ ۴۱ مری روڈ راولپنڈی
۱۹۰۶ مکرم محمد صدیق ۲۰ گگو تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ
۱۹۰۷ مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب طاہر چک ۲۱۳ ج ب براستہ گوجرہ ضلع لائلپور
۱۹۰۸ مکرم چوہدری دین محمد صاحب دھرچک ۱۲۳ سید والی ضلع شیخوپورہ
۱۹۰۹ مکرم غلام رسول صاحب قمر ڈپٹی پوسٹ ماسٹر بلاک ۸ سرگودھا
۱۹۱۰ مکرم عبد المجید صاحب عتیق ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
۱۹۱۱ مکرم محمد شفیع صاحب شریف آباد بخ سرحد روڈ تھرپارکر
۱۹۱۲ مکرم ماسٹر نصیر اللہ خان صاحب دتا زید کا ضلع سیالکوٹ
۱۹۱۳ مکرم ہدایت اللہ صاحب سن صدر جماعت احمدیہ باڈہ سندھ
۱۹۱۴ مکرم شیخ عبد المجید صاحب مکان ۹۱ غلہ منڈی سرگودھا
۱۹۱۵ مکرم عبد اللطیف صاحب پنشنر دار العلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ
۱۹۱۶ مکرم سعید احمد صاحب ظفر دار النصر غربی ربوہ ضلع جھنگ
۱۹۱۷ مکرم فضل الٰہی صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ
۱۹۱۸ مکرم مہر شیر محمد صاحب بلال پور تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا
۱۹۱۹ مکرم محمد عادل صاحب جدید ریل بازار سرگودھا
۱۹۲۰ مکرم فضل احمد صاحب چک ۷۱ جنوبی ضلع سرگودھا
۱۹۲۱ مکرم محمد سلیم صاحب ناصر ۱۱۳-A سانگھڑ (سندھ)
۱۹۲۲ مکرم محمد اسماعیل صاحب پکا نسوانہ ضلع جھنگ
۱۹۲۳ مکرم درے ظہور احمد صاحب پکا نسوانہ ضلع جھنگ
۱۹۲۴ مکرم مختار احمد صاحب سنوری A-۱۱۵ سرل لوتنز سرگودھا
۱۹۲۵ مکرم محمد انور صاحب احمدی دوکاندار چک ۲۹۷ کالووالہ ضلع جھنگ
۱۹۲۶ مکرم خلیل احمد صاحب نمبردار چک ۵۶۵ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور

ایوان محمود

بہت سے احباب جماعت نے کمال اخلاص کے ساتھ ایوان محمود کی تعمیر کے لئے تین سو تیرہ -/۳۱۳ روپے یا زائد رقوم کے گرانقدر وعدے ارسال فرمائے تھے۔ توقع تھی کہ وہ جلد ہی یہ رقوم ادا کر دیں گے۔ مگر ابھی تک تقریباً -/۵۰۰ روپے قابل ادا ہیں۔ اور مجلس اس سلسلہ میں -/۶۰۰۰ روپیہ کی مقروض ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں تعمیر کا کام آخری مراحل سے گذر رہا ہے اور رقم نہ ہونے کی وجہ سے رفتار تعمیر بھی کم ہو چکی ہے۔ اسلئے جملہ وعدہ کنندگان سے تعاون کی درخواست ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش ہے کہ یہ ہال جلد از جلد مکمل ہو۔ اسلئے حضور اس کام میں مجلس کو ذاتی دلچسپی سے نواز رہے ہیں۔ اور اب تک جو احباب ادائیگی نہیں فرما سکے۔ ان کے اسماء کی فہرست بھی حضور ملاحظہ فرما چکے ہیں ان امور کے پیش نظر جملہ بقایا داران سے مؤدبانہ مگر پُر زور اپیل ہے۔ کہ جلد از جلد ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین حضرات کی توجہ کیلئے

باوجود بار بار اعلان کے ابھی تک متعدد مجالس نے سالِ رواں (۱۹۶۸ء) کے لئے اپنے تشخیص بجٹ مرکز کو ارسال نہیں کئے۔

قائدین حضرات کو چاہیئے کہ اپنی اپنی مجالس کا جائزہ لیں۔ اگر بجٹ مرکز کو نہیں بھجوایا گیا۔ تو جلد از جلد ارسال کریں۔ نیز اس بات کا بھی اہتمام کریں۔ کہ تمام وصول شدہ رقوم ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز کو ارسال کر دی جائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

(۱) خاکسار کا لڑکا جمیل احمد خان فائینل مڈل کا امتحان دے رہا ہے (اخوند اقبال احمد)

(۲) جماعت احمدیہ مرالہ ہیڈ کے پریذیڈنٹ محترم رفیق احمد صاحب ہفتہ عشرہ سے بیمار ہیں (حبیب الرحمان مرالہ ہیڈ)

(۳) ملک محمود احمد صاحب پی۔ اے۔ ایف گنج منٹگمری بیمار ہیں۔
(محمد عبد الحق خان مجاہد امرتسری گنج منٹگمری)

(۴) میرے لڑکے عزیزم نصیر احمد خان بی اے کالج میں انٹرویو ہے۔
(عبد العظیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شہر گکھڑ)

(۵) میری بھتیجی بشریٰ منیار دختر خواجہ بشیر احمد منیار آف ملتان بعارضہ ٹائیفائیڈ سخت بیمار رہی ہے کمزور بہت ہو گئی ہے۔
(مبارکہ امۃ القدوس ربوہ)

(۶) میرا بھائی کافی دنوں سے بوجہ کھانسی بیمار ہے (ناصرہ ربوہ)

احباب جماعت سب کے لئے دعا فرمائیں۔

۱۹۲۷ مکرم غلام محمد صاحب احمدی چک ۵۶۵ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور
۱۹۲۸ مکرم سید عبد السلام شاہ صاحب کلرک بورڈنگ ہاؤس ربوہ ضلع جھنگ
۱۹۲۹ مکرم فضل کریم صاحب تبسم دار الرحمت شرقی ربوہ
۱۹۳۰ مکرم محمد اشرف اسحٰق قمر آباد ضلع نواب شاہ
۱۹۳۱ مکرم محمد اسلم صاحب کریانہ مرچنٹ باندھی ضلع نواب شاہ
۱۹۳۲ مکرم محمد بخش صاحب جاڈھ ضلع لاڑکانہ
۱۹۳۳ مکرم مظفر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ دنیا پور ضلع ملتان
۱۹۳۴ مکرم عبد الغنی صاحب کچا بازار دار الرحمت شرقی ربوہ
۱۹۳۵ مکرم عطا محمد صاحب سلطان ہوزری مارکیٹ مارکیٹ جڑانوالہ ضلع لائلپور
۱۹۳۷ مکرم منیر احمد صاحب چک ۶۹۶ ضلع لائلپور۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

احمدی مستورات کے نیک نمونے

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے زیورات کی پیشکش،

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دیئے اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ تعمیر ممالک بیرون کے لئے جن بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے ان کی نامزد فہرست حسب ذیل ہے اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے آمین

۲۵۱	محترمہ غلام ہاجرہ صاحبہ، بندریہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	انگوٹھی طلائی ایک عدد
۲۵۲	محترمہ خورشید بیگم صاحبہ ساہیوال بندریہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	انگوٹھی طلائی ایک عدد
۲۵۳	ارشاد بیگم صاحبہ چک ۵۵ ساہیوال	انگوٹھی طلائی ایک عدد
۲۵۴	سید جمیلہ خاتون صاحبہ اہلیہ سید غلام حسین شاہ صاحب	کانٹے طلائی ایک جوڑی
۲۵۵	امۃ الحی صاحبہ علی پور۔ بندریہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	بندے طلائی ایک جوڑی

(وکیل المال اول تحریک جدید)

شکر گزاری کا تقاضہ

اپنی ساری کمزوریوں کے باوجود اس نئے سال میں ایک بار پھر خدمت کی توفیق پانے پر شکر گزاری کا تقاضا ہے کہ ہم پورے عزم کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے کمربستہ ہو جائیں اور خدمت خلق کے میدان میں اپنی ہر خداداد طاقت اور استعداد کو خرچ کرنے کا ارادہ کریں۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

(نائب ناظم ارشاد)

امانت تحریک جدید

142

امانت تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی جاری کردہ تحریک ہے،
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے۔
- یہ ایک الہامی تحریک ہے
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی
- اس فنڈ میں آپ اپنے اور اپنے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رقم جمع کروا سکتے ہیں۔ اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں،

ہر قسم کا سامان بجلی تیار کرنے والی فرم

ایس۔ ایس۔ آئی

مثلاً

۱۵ ایمپیئر پلگ پولیسین ۱۵ ایمپیئر شو تھری پن

پلگ دو پن، مسالہ و پولیسین ہینڈل شو دو پن

شفیع سنز انڈسٹری، سیال انڈسٹری سٹیٹ سیالکوٹ

ترسیل اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں، (ادارہ)

ترقی کے مزید

دس سال

کے لئے روپیہ لگائیے

۵¼٪ قرضہ ۱۹۷۷ء

صرف ایک دن کے لئے

۱۴ فروری ۱۹۶۸ء کو جاری ہوگا

۱۰۰ روپے کے قرضے کی قیمت اجراء ۹۹٫۷۵ روپے۔
ادائیگی بصورت نقد یا چیک یا ۳ فیصد سرکاری قرضہ ۱۹۶۸ء کے تمسکات کی صورت میں کی جا سکتی ہے۔
قرضہ پر منافع کی ادائیگی ہر ششماہی کے اختتام پر یعنی ۱۴ اگست اور ۱۴ فروری کو ہوگی۔
منافع پر انکم ٹیکس واجب الادا ہوگا۔

اس قرضے کے مکمل قواعد و ضوابط، درخواستوں کے فارم نیز رقوم جمع کرانے کے لئے اسٹیٹ بینک آف پاکستان سے رجوع کیجئے یا نیشنل بینک آف پاکستان کی ان شاخوں سے جو سرکاری خزانے کا کاروبار کرتی ہیں، یا سرکاری خزانوں، ذیلی سرکاری خزانوں سے ان مقامات پر جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان یا نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخیں نہ ہوں رجوع کریں قرضے کی درخواستیں سو روپے یا سو سے تقسیم ہونے والی رقوم کے لئے ہونی چاہئیں۔

جاری کردہ:- وزارت مالیات، حکومت پاکستان

UNITED DFP LOAN 1/68

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام انعقاد پذیر ہونے والا:-

دسواں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا

کلب سیکشن میں ریلوے، کالج سیکشن میں تعلیم الاسلام کالج اور سکول سیکشن میں تعلیم الاسلام ہائی سکول نے چیمپئن شپ جیت لی

تقسیم انعامات کی تقریب میں کھلاڑیوں کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا

ربوہ ـــــ الحمد للہ کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام انعقاد پذیر ہونے والا دسواں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ تین روز جاری رہنے کے بعد ۱۰ فروری کو شام ۶ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ کلب سیکشن میں پاکستان ویسٹرن ریلوے نے کالج سیکشن میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے اور سکول سیکشن میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے چیمپئن شپ جیت لی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیم نے پچھلے سال بھی یہ چیمپئن شپ حاصل کی تھی ـــــ ٹورنامنٹ کے فائنل میچ ۱۰ فروری کو ۲ بجے بعد دوپہر شروع ہوئے۔ سب سے پہلے تعلیم الاسلام ہائی سکول اور گورنمنٹ پولی ٹیکنک سکول لاہور کے درمیان سکول سیکشن کا فائنل میچ کھیلا گیا۔ یہ میچ بڑا دلچسپ اور جاندار تھا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے عبدالرب اور داؤد کا کھیل بہت پسند کیا گیا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول نے یہ میچ ۲۹ کے مقابلہ میں ۶۹ پوائنٹس سے جیت لیا۔ تماشائیوں نے بالخصوص تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بچوں نے اس جیت پر بہت مسرت کا اظہار کیا۔

کالج سیکشن میں فائنل میچ تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور لاء کالج لاہور کے درمیان ہوا جو تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے ۳۰ کے مقابلہ میں ۶۱ پوائنٹس سے جیتا۔ اس میچ کی خصوصیت یہ تھی کہ تعلیم الاسلام کالج کے ایک کھلاڑی اکرم کا سکور لاء کالج ٹیم کے کل سکور سے صرف ۴ پوائنٹس کم تھا اگرچہ مقابلہ بہت آسان تھا لیکن ہمارے کالج کے طلبا نے جس سکون اور وقار کے ساتھ یہ میچ کھیلا اور جیتا وہ بہت قابل ستائش تھا اور تماشائیوں نے اس کی جی کھول کر داد دی ـــــ کلب سیکشن میں فائنل مقابلہ پی ڈبلیو آر اور پولیس کے درمیان تھا۔ ٹیموں سے یہ دونوں ٹیمیں ایک دوسرے کے مقابل کھیل رہی ہیں اور دونوں ٹیموں کے تقریباً ۷۵ فی صد کھلاڑی بین الاقوامی مقابلوں میں متعدد بار پاکستان کی نمائندگی کرتے رہے ہیں اس لئے میچ دیکھنے والوں نے اس میچ سے بہت سی توقعات وابستہ کر رکھی تھیں چنانچہ میچ شروع ہونے سے قبل ہی جب دونوں ٹیمیں میدان میں آئیں تو دیکھنے والوں نے بڑی گرمجوشی سے ان کا استقبال کیا۔ میچ شروع ہوا تو پہلے ایک ہی منٹ میں ریلوے کے سید جاوید حسن نے دو پوائنٹس حاصل کر کے کھلاڑیوں کے جوش اور تماشائیوں کے تجسس کو اور زیادہ ابھار دیا پہلے دس منٹ کھیل بڑا متوازن رہا۔ دونوں ٹیمیں برابر کی چلتی رہیں۔ نصف وقت تک ریلوے کے دس پوائنٹ زیادہ ہو چکے تھے۔ نصف وقت کے بعد بھی ریلوے کا پلڑا بھاری رہا اور بالآخر ریلوے نے ۵۵ کے مقابلہ میں ۶۲ پوائنٹس سے یہ میچ جیت لیا۔ ریلوے کی جیت اگرچہ غیر متوقع نہیں تھی لیکن پھر بھی تماشائیوں نے اس جیت پر بڑی مسرت کا اظہار کیا۔

فائنل کے مقابلے ختم ہونے کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب شروع ہونا تھی اس لئے تمام ٹیمیں میدان میں اپنے اپنے نمبر پر کھڑی ہو گئیں تاکہ سلامی میں حصہ لے سکیں۔ مہمان خصوصی جناب آئی یو خان نے کھلاڑیوں کی سلامی لی اور اس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب کا آغاز خواجہ نصیر احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم محمد احمد صاحب انور سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی نے رپورٹ پیش کی اور وہ پیغامات پڑھ کر سنائے جو اس خاص موقع پر بھجوائے گئے تھے۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ تلطف اپنا خاص پیغام ارسال فرمایا تھا۔ حضور کا پیغام جب پڑھ کر سنایا جا رہا تھا تو سامعین ہمہ تن گوش تھے۔ خاص طور سے ان کھلاڑیوں نے اس پیغام سے بہت حظ اٹھایا جو حضور کے زمانہ کالج میں یہاں آتے اور حضور کی ملاقات سے مشرف ہوتے رہے تھے۔ دیگر حضرات جن کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے ان میں جناب ہمایوں فیض رسول ڈپٹی کمشنر جھنگ، جناب ڈاکٹر ظفر علی ہاشمی وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی لائل پور، جناب کرنل غیاث الدین احمد پرنسپل اسلامیہ کالج لائل پور، جناب اقبال قریشی پرنسپل کالج آف فزیکل ایجوکیشن لاہور جناب اقبال بٹ ڈائریکٹر آف سپورٹس پنجاب یونیورسٹی اور جناب کے ایم اسلم سپورٹس سیکرٹری پی ڈبلیو آر شامل ہیں۔

رپورٹ اور پیغامات سنانے کے بعد مکرم محمد احمد انور نے مہمان خصوصی جناب آئی یو خان سے تقسیم انعامات کرنے کی درخواست کی۔ انعامات تقسیم کرنے کے بعد جناب مہمان خصوصی نے اپنی مختصر تقریر میں باسکٹ بال کی کھیل کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی سرپرستی کا ذکر بھی فرمایا۔ اور اس سلسلہ میں بعض پرانے روابط کا حوالہ بھی دیا ان کی مختصر سی تقریر جامع اور دلچسپ تھی۔

آخر میں سکول کے بچوں نے قومی ترانہ گایا اور اس کے ساتھ ہی قومی پرچم اتارا گیا۔ اس طرح یہ مؤثر اور پروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس ٹورنامنٹ کے فائنل میچ دیکھنے کے لئے مہمانوں کے علاوہ جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جناب لفٹننٹ کرنل ایس ڈی احمد صاحب جناب کرنل غیاث الدین احمد صاحب جناب سید محمد علی شاہ صاحب وائس چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل جھنگ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نے جو اس ٹورنامنٹ کے نگران تھے نمائندہ الفضل سے ایک ملاقات کے دوران اس امر کا اظہار فرمایا کہ امسال بھی یہ ٹورنامنٹ بہمہ وجوہ نہایت کامیاب رہا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دسویں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں حصہ لینے والے کھلاڑیوں کے نام!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

مومن ہر اس کام کو جو کیا جانا چاہیئے، سنوار کر، پورے رکھ رکھاؤ سلیقے اور سنجیدگی سے کرتا ہے۔ کھیل بھی ایسا کام ہے جو موجودہ معاشرہ اور تہذیبی ہماہمی کے تقاضوں کے پیش نظر کیا جانا چاہیئے ضروری ہے کہ آپ کا جسم صحت مند، ذہن روشن اور روح پاکیزہ ہو۔ اس لئے میری نصیحت ہے کہ جب کھیلیں تو سنوار کر کھیلیں، اور کھیل کے پورے حقوق ادا کریں لیکن یاد رکھیں کہ کھیل ہمارا مقصد نہیں، یہ ایک ذریعہ ہے مومن ذرائع کی طرف تو پوری توجہ دیتا ہے لیکن اپنے مقاصد کو کبھی نہیں بھولتا، میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کے نوجوانوں کو اچھا کھلاڑی بنائے جو جسمانی اخلاقی اور روحانی صحت کے زیور سے آراستہ ہوں اور نہ صرف کھیل کے میدان میں بلکہ زندگی کے میدان میں بھی صحت مند صالح اور ارفع صلاحیتوں کا مثالی مظاہرہ کرنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ اس ٹورنامنٹ کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور اس میں حصہ لینے والوں کو اسلام کی زندگی بخش قدروں کا حامل بنائے۔ آمین۔

میری طرف سے مہمانوں اور مقامی کھلاڑیوں اور کارکنان کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ افسوس ہے کہ ربوہ سے باہر ہوں اور آپ کی ملاقات اور آپ کی کھیل دیکھنے سے محروم ہوں۔

والسلام
خاکسار مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث
۷ فروری ۶۸ء

شکریہ احباب اور درخواست دعا

میرے والد محترم حضرت حکیم مولوی نظام الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر بہت سے بزرگوں والد صاحب مرحوم کے دوستوں اور احباب جماعت نے خطوط کے ذریعہ تعزیت کا اظہار فرمایا ہے اور بعض احباب تو اظہار تعزیت کی خاطر ازراہ نوازش گھر پر بھی تشریف لائے ہیں ان سب بزرگوں اور احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو نیز درخواست کرتا ہوں کہ احباب آئندہ بھی حضرت والد صاحب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں اور ہم سب بھائیوں اور بہنوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت والد صاحب کے نقش قدم پر چلنے اور دین کی خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ ہی اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(ضیاء الدین حمید۔ فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴